از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:12فروری،1960

دی بیجے کوٹن ملز لمیٹڈ۔

بنام

ان کے کارکن ودیگر

(پی۔بی۔ گجیندر گڈکراور کے۔ سی۔داس گپتا، جسٹس صاحبان)

صنعتی تنازعہ-ٹریبونل کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم بنیادی اجرت-لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے ایوارڈ کے دو سال بعد جاری کردہ قانونی نوٹیفکیشن کے مطابق ترمیم-اگر درست ہے-مناسب حکومت-صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947،(14، سال 1947)، صنعتی(ترقی اور ضابطے)ایکٹ۔1951(65،سال 1951)۔دفعہ 2(i) (a)۔

اپیل کنندہ-آجر کی طرف سے کم از کم اجرت اور ٹھیکے کے کام کے لیے نرخ طے کرنے سے انکار پر-جواب دہندگان جنھوں نے الزام لگایا کہ انہیں معمولی امدادی اجرت کی سطح سے نیچے ادا کیا گیا تھا، تنازعہ کو عدالتی فیصلہ کے لیے انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیج دیا گیا۔پہلا ٹریبونل کوئی کم از کم بنیادی اجرت طے نہیں کر سکا اور دوسرے ٹریبونل کا فیصلہ جس نے ایک پیمانہ طے کیا تھا اس بنیاد پر الگ کر دیا گیا کہ ٹریبونل کی تقرری قانون کے مطابق شائع نہیں کی گئی تھی۔ تیسرے ٹریبونل نے بالآخر ملک کے مختلف حصوں میں رائج شرحوں اور اپیل کنندہ کمپنی کے قریب ترین مقام پر غور کرنے کے بعد صنعت اور خطے کی بنیاد پر بنیادی کم از کم اجرت طے کی۔ٹریبونل کی طرف سے دی گئی کم از کم اجرت میں لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کی طرف سے کم از کم اجرت ایکٹ، 1948(XI، سال 1948)کے تحت جاری کردہ ایک قانونی نوٹیفکیشن کے مطابق قدرے اضافہ کیا گیا تھا، جو ٹریبونل کے فیصلے کے دو سال بعد نافذ ہوا تھا اور جس کے ذریعے کم از کم اجرت اور مہنگائی الاؤنس کا پیمانہ طے کیا گیا تھا۔اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

قرار پایا گیا کہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے وہی کم از کم بنیادی اجرت دینے میں قانون کی کوئی غلطی نہیں کی جو قانونی طور پر طے کی گئی تھی اور جو ٹریبونل کے فیصلے کے صرف دو سال بعد نافذ ہوئی تھی۔

کم از کم بنیادی اجرت کا تعین کرنے میں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے کہ اسی خطے میں دیگر تقابلی پیشوں میں ملازمین کو بڑی مقدار میں مہنگائی الاؤنس ادا کیا گیا تھا۔

تاکہ مرکزی حکومت خود انڈسٹریل (ڈیولپمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ 1951 (65، سال 1951) کی دفعہ 2(a)(i) کے معنی میں مناسب حکومت بن سکے، اسے اس سلسلے میں یہ واضح کرنا ہوگا کہ زیر بحث صنعت ایک کنٹرول شدہ صنعت تھی۔

اگر ایک ٹریبونل کی خدمات مناسب حکومت کے لیے دستیاب نہیں تھیں تو یہ اس حکومت کے لیے مکمل طور پر مجاز تھا کہ وہ عدالتی فیصلہ کام شروع کرنے کے لیے دوسرے ٹریبونل کا تقرر کرے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 355، سال 1958۔

بھارت کی لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، بمبئی کے 12 دسمبر 1956 کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل (بمبئی) نمبر 77 اور 103، سال 1956۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری، ایس این اینڈلی، جے بی دادا چنجی اور رامیشور ناتھ۔

بی ڈی شرما، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے۔

1960.فروری،12.

عدالت کا فیصلہ گجیندر گڈکر جسٹس نے سنایا۔

گجیندر گڈکر، جسٹس۔ بیجے کاٹن ملز لمیٹڈ، (جسے اس کے بعد اپیل کنندہ کہا جاتا ہے) اور ان کے کارکنوں (جسے اس کے بعد جواب دہندگان کہا جاتا ہے) کے درمیان صنعتی تنازعہ جس نے خصوصی اجازت کے بذریعے اس اپیل کو جنم دیا ہے، ایک طویل اور پیچیدہ دور سے گزرا ہے۔ جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ ان کے لیے کم از کم اجرت اور کنٹریکٹ کے کاموں کے نرخ طے کیے جانے چاہئیں کیونکہ یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے کی جانے والی ادائیگیاں محض امدادی اجرت کی سطح سے نیچے تھیں۔ اپیل کنندہ نے جواب دہندگان کی طرف سے اس طرح کیے گئے مطالبے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کو قبول نہیں کیا، اور اس لیے یکم دسمبر 1950 کو موجودہ تنازعہ کو صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (ایکٹ XIV، سال 1947) (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 12(5) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 10(1) کے تحت جناب ڈی این رائے پر مشتمل صنعتی ٹریبونل کو عدالتی فیصلہ کے لیے بھیجا گیا۔ اس طرح عدالتی فیصلہ کے لیے جن آئٹمز کا حوالہ دیا گیا ہے، ان میں سے پہلے دو یہ تھے کہ (1) مل ملازمین کو کم از کم اجرت اور ٹھیکے کے کاموں کے نرخ ادا کیے جائیں جیسا کہ منسلک دو بیانات میں دکھایا گیا ہے، اور (2) تمام کارکنوں کو مہنگائی الاؤنس 35 روپے فی ماہ کی شرح سے ادا کیا جائے اور قیمتوں میں اضافے یا کمی کے مطابق اس میں اضافہ یا کمی کی جاسکتی ہے۔ موجودہ اپیل میں ہم کم از کم اجرت سے متعلق ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جناب رائے نے خود کو کوئی بنیادی کم از کم اجرت طے کرنے سے قاصر پایا، اور اپنے اس خیال کی حمایت کرتے ہوئے کہ ان کے سامنے زیر التواء کارروائی میں کوئی کم از کم بنیادی اجرت طے کرنا بے معنی ہوگا، انہوں نے اس حقیقت کا حوالہ دیا کہ بنیادی اجرت کے تعین کا سوال ریاست اجمیر میں صنعتی ترقی کی حالت اور قیمتوں میں غیر مستحکم اور بار بار اتار چڑھاؤ کی وجہ سے بہت مشکل ہو گیا تھا۔ اس کے باوجود انہوں نے تنازعہ کی کئی چیزوں پر غور کیا اور 5 اکتوبر 1951 کو اپنے ایوارڈ کا اعلان کیا۔

اس ایوارڈ کو مدعا علیہان نے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے چیلنج کیا تھا۔ اس کے بعد اپیلٹ ٹریبونل نے معاملے کو جناب رائے کے پاس اس ہدایت کے ساتھ بھیج دیا کہ بنیادی اجرت اور مہنگائی الاؤنس سے متعلق مسائل کا خاص طور پر تعین کیا جائے اور ان دونوں آئٹمز پر مناسب ہدایات جاری کی جائیں۔ یہ واپسی آرڈر 20 اکتوبر 1952 کو منظور کیا گیا تھا۔

جب تک واپسی پر ٹریبونل کے سامنے کارروائی کی گئی، جناب رائے دستیاب نہیں تھے کیونکہ وہ اجمیر میں ڈسٹرکٹ جج نہیں رہ چکے تھے۔ ان کی جگہ جناب شرما کو مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد جناب شرما نے 8 ستمبر 1953 کو اپنا ایوارڈ دیا۔ انہوں نے بنیادی اجرت کے طور پر 25 روپے اور کم از کم مہنگائی الاؤنس کے طور پر 10 روپے مقرر کیے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح جناب شرما کی طرف سے دیا گیا ایوارڈ بعد میں اس بنیاد پر منسوخ کر دیا گیا کہ ان کی تقرری ایکٹ کے مطابق مناسب طریقے سے شائع نہیں کی گئی تھی۔ یہ حکم 25 مئی 1955 کو منظور کیا گیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس کے بعد جناب سی جیکب کو انڈسٹریل ٹریبونل مقرر کیا گیا۔انہوں نے 25 جنوری 1956 کو اپنا ایوارڈ دیا۔اس ایوارڈ کے ذریعے جناب جیکب نے جناب شرما کے نقطہ نظر سے اتفاق کیا اور بنیادی اجرت 25 روپے فی ماہ اور کم از کم مہنگائی الاؤنس 10 روپے فی ماہ مقرر کیا۔اس ایوارڈ کو یکم دسمبر 1950 سے نافذ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔اس ایوارڈ کو لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے دوبارہ چیلنج کیا گیا اور اپیلیٹ ٹریبونل نے جواب دہندگان کی طرف سے پیش کردہ اپیل کو جزوی طور پر منظور کر لیا ہے اور بنیادی اجرت کو 25 روپے فی ماہ سے بڑھا کر 30 روپے فی ماہ کر دیا ہے۔کم از کم مہنگائی الاؤنس کی رقم 10 روپے فی ماہ مقرر کی گئی ہے۔اس فیصلے کا اعلان اپیلٹ ٹریبونل نے 12 دسمبر 1956 کو کیا تھا۔یہ وہ فیصلہ ہے جس نے خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل کو جنم دیا ہے۔

یہ عام بات ہے کہ 17 جنوری 1952 کو اجمیر کے سلسلے میں کم از کم اجرت ایکٹ 1948 (ایکٹ XI، سال 1948) کے تحت ایک قانونی کمیٹی کا تقرر کیا گیا تھا۔اس کی رپورٹ 4 اکتوبر 1952 کو پیش کی گئی تھی،اور مذکورہ رپورٹ کے مطابق 7 اکتوبر 1952 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا۔یہ نوٹیفکیشن 8 جنوری 1953 سے نافذ ہوا ہے،اور اس کے نتیجے میں بنیادی کم از کم اجرت اب قانونی طور پر 30 روپے فی ماہانہ اور مہنگائی الاؤنس 26 روپے فی سال مقرر کیا گیا ہے۔اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ فریقین کے درمیان اس بارے میں کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ 8 جنوری 1953 کے بعد بنیادی اجرت اور کم از کم مہنگائی الاؤنس کیا ہوگا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جناب جیکب جنہوں نے بنیادی کم از کم اجرت 25 روپے فی ماہ مقرر کی تھی،اس حقیقت پر انحصار کرتے تھے کہ مذکورہ شرح صنعت اور خطے کی بنیاد پر بنیادی کم از کم اجرت کی نمائندگی کرتی ہے۔انہوں نے مشاہدہ کیا ہے کہ بمبئی میں ٹیکسٹائل ملوں میں ایک غیر ہنر مند کام گر کی بنیادی کم از کم اجرت 30 روپے فی ماہ تھی، جبکہ دوسری جگہوں پر یہ 22 روپے سے 30 روپے فی سال تک ہوتی ہے۔پھر انہوں نے جواب دہندگان کی طرف سے پیش کردہ دو چارٹس، دفعہ A-4 اور B-4 کا بھی حوالہ دیا ہے، جہاں راجستھان میں کم از کم بنیادی اجرت 21 روپے سے 30 روپے کے درمیان دکھائی گئی تھی۔ان کے مطابق، راجستھان میں کم از کم بنیادی اجرت 26 روپے فی ماہ تھی اور بیاور میں جو کہ بیجے نگر کا قریب ترین مرکز ہے، 1950 میں ایک غیر ہنر مند ٹیکسٹائل کام گر کے لیے کم از کم اجرت 25 روپے فی ماہ تھی۔یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس پر ٹریبونل نے انحصار کیا۔دوسری حقیقت جس پر انحصار کیا گیا تھا وہ یہ تھی کہ دسمبر 1949 میں فریقین کے درمیان ایک قرارداد ہوا تھا، جس کے تحت جواب دہندگان 27 روپے کی کم از کم اجرت پر کام کرنے کے لیے تیار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھے۔ درحقیقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ اور مدعاعلیہان دونوں نے اجمیر حکومت کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کو کالعدم قرار دینے کے لیے اس عدالت کا رخ کیا تھا جس کے ذریعے 8 جنوری 1953 سے بنیادی اجرت 30 روپے مقرر کی گئی تھی۔ بیجے کاٹن ملز لمیٹڈ بنام دی اسٹیٹ آف اجمیر ([1]) میں ان کی جانب سے مشترکہ طور اختیار سے باہر دیا گیا تھا کہ کم از کم اجرت ایکٹ کی متعلقہ توضیعات غیر موثر ہیں اور یہ کہ یہ آجر اور ملازمین کے مفاد میں بھی ہوگا کہ اعتراض شدہ نوٹیفکیشن کو ختم کیا جائے۔ اس عدالت نے مذکورہ دلیل کو خارج کر دیا اور ایکٹ کے ساتھ ساتھ نوٹیفکیشن کے جواز کو بھی برقرار رکھا۔ تاہم، یہ ایک اور معاملہ ہے۔ وہ قرارداد جس پر مدعاعلیہان اپیل کنندہ کے لیے کام کرنے کے لیے تیار تھے، اپیل کنندہ کے ذریعے ٹریبونل کے سامنے عمل میں لایا گیا۔ ٹریبونل بالآخر بنیادی اجرت کی رقم کا تعین کرنے میں اس حقیقت سے متاثر ہوا۔ دو دیگر حقائق کا بھی بار ہو سکتا ہے۔ اپیل کنندہ نے اپنا ٹیکسٹائل کا کاروبار 1940 میں شروع کیا اور اسے 1943 میں ایک سنگین آفت کا سامنا کرنا پڑا، جس کے نتیجے میں اسے بہت نقصان اٹھانا پڑا اور تقریباً تیس لاکھ روپے کا قرض اٹھانا پڑا۔ اس کے علاوہ ٹریبونل کے سامنے زور دیا گیا کہ جواب دہندگان کا ایک بڑا حصہ زرعی طبقے سے تعلق رکھتا ہے اور وہ زرعی ذرائع سے اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ غالباً ان بنیادوں پر ہی جناب جیکب نے بنیادی اجرت 25 روپے فی ماہ مقرر کی تھی۔

دوسری طرف لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے فیصلہ دیا ہے کہ، ریکارڈ پر تسلی بخش شواہد کی عدم موجودگی میں، کم از کم اجرت ایکٹ کے تحت جاری کردہ قانونی نوٹیفکیشن "کم از کم اجرت کے تعین کے معاملے میں بہترین اور محفوظ ترین رہنمائی" فراہم کرتا ہے۔ اس نے مشاہدہ کیا ہے کہ اگرچہ نوٹیفکیشن میں 8 جنوری 1953 سے پہلے کوئی درخواست نہیں ہو سکتی، پھر بھی "ان کی رائے تھی کہ اس کے تحت طے شدہ اجرت کے پیمانے کو اس مدت کے لیے بھی نہیں چھوڑا جانا چاہیے جو اب زیر بحث ہے۔ یہ اس لیے بھی زیادہ تھا کیونکہ مذکورہ اجرت طے کرنے کے لیے ریکارڈ پر زیادہ مفید مواد دستیاب نہیں تھا۔" یہ اس بنیاد پر ہے کہ اپیلٹ ٹریبونل نے نوٹیفکیشن کے ذریعے مقرر کردہ بنیادی اجرت کو 25 روپے سے بڑھا کر 30 روپے کر دیا ہے۔ یہ وہ ترمیم ہے جسے اپیل کنندہ کی جانب سے جناب اے وی وشوناتھ شاستری نے ہمارے سامنے چیلنج کیا ہے۔

جناب شاستری کا دعوی ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے اپنایا گیا طریقہ ایک سائنسی طریقہ تھا؛ اس میں صنعت اور خطے کی بنیاد پر کٹوتی کی جانے والی بنیادی اجرت کو مدنظر رکھا گیا اور اپیلٹ ٹریبونل کی طرف سے اسے تبدیل نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔ تاہم، ایسا لگتا ہے کہ متعلقہ علاقے میں مساوی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کاروباروں میں مزدوروں کو ملنے والی اجرت کا پتہ لگانے میں ٹریبونل نے اس حقیقت کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا ہے کہ بنیادی تنخواہ 26 روپے کے علاوہ، 43 روپے مہنگائی الاؤنس بھی مزدوروں کو ادا کیا جاتا تھا اور اس سے مزدوروں کی کل آمدنی میں بہت بڑا فرق پڑا تھا۔ کم از کم بنیادی اجرت کا تعین کرنے میں یہ حقیقت کہ اسی خطے میں دیگر تقابلی پیشوں میں ملازمین کو بڑی مقدار میں مہنگائی الاؤنس ادا کیا جارہا تھا، ٹریبونل کی طرف سے نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے تھا، اور یہ ایک ایسی کمزوری ہے جس پر اپیلٹ ٹریبونل تبصرہ کرنے کا حقدار تھا۔

اس کے علاوہ، اگر اپیلٹ ٹریبونل نے سوچا کہ کم از کم اجرت ایکٹ کے تحت اجمیر میں کم از کم اجرت کے قانونی تعین سے مزید مفید مدد حاصل کی جاسکتی ہے، تو ہمیں یہ نظر نہیں آتا کہ ہم موجودہ اپیل میں مذکورہ نظریہ میں کیسے مداخلت کر سکتے ہیں۔ یہ فرض کرنا غلط نہیں ہوگا، جیسا کہ اپیلٹ ٹریبونل نے کیا، کہ علاقے میں کم از کم اجرت طے کرنے میں، قانونی کمیٹی نے تمام متعلقہ عوامل کو مدنظر رکھا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ تجویز کرنے کے لیے مناسب کم از کم ہوگا۔ دوسری طرف، ٹریبونل کے سامنے زیادہ متعلقہ یا مفید ثبوت پیش نہیں کیے گئے، اور اس لیے اپیلٹ ٹریبونل کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے مقدمے میں پیش کیے گئے دیگر غیر تسلی بخش شواہد کے بجائے قانونی نوٹیفکیشن پر انحصار کرنے کو ترجیح دینے میں قانون کی کوئی غلطی کی ہے۔ آخر کار، 8 جنوری 1953 سے، کم از کم بنیادی اجرت قانونی طور پر طے کی گئی تھی، اور اس لیے، اگر اس تاریخ سے چند سال پہلے وہی بنیادی اجرت اپیلٹ ٹریبونل کے ذریعے دی گئی تھی تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قانون کی کوئی غلطی ہوئی ہے، جسے ہمیں اپنے دائرہ اختیار میں آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت درست کرنا چاہیے۔ لہذا، ہم مطمئن نہیں ہیں کہ اس نکتے پر اپیل کنندہ کی طرف سے مداخلت کا کوئی مقدمہ بنایا گیا ہے۔

جناب شاستری کی طرف سے اگلی دلیل ہے کہ جناب جیکب کی تقرری جس نے 25 جنوری 1956 کو اپنا ایوارڈ دیا تھا، غلط تھی، اور جناب شاستری تجویز کرتے ہیں کہ مذکورہ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ اپیلٹ ٹریبونل کے فیصلے کو بھی کالعدم قرار دیا جائے اور معاملہ قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے جناب شرما کو واپس بھیج دیا جائے۔ دلیل یہ ہے کہ 31 دسمبر 1954 کو انڈسٹریل ٹریبونل کے طور پر جناب شرما کی تقرری اس وقت برقرار تھی جب جناب جیکب کو 17 جون 1955 کو مقرر کیا گیا تھا، اور اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ جب وہی صنعتی تنازعہ پہلے ہی جناب شرما کو بھیجا جاچکا تھا، تو یہ متعلقہ اتھارٹی کے لیے مجاز نہیں تھا کہ وہ اسی تنازعہ کو جناب جیکب کو بھیجے۔ اس دلیل کی حمایت میں ریاست بہار بنام ڈی این گنگولی و دیگر ([1]) میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا گیا ہے۔ ہماری رائے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ جس نوٹیفکیشن پر پوری دلیل مبنی ہے وہ 31 دسمبر 1954 کو جاری کیا گیا تھا، جس کا واحد مقصد اس غلطی کو درست کرنا تھا جو جناب شرما کی تقرری میں اس حقیقت کی وجہ سے آئی تھی کہ 4 مئی 1953 کو ان کی سابقہ تقرری کو ایکٹ کے مطابق باضابطہ طور پر شائع اور مطلع نہیں کیا گیا تھا۔ درحقیقت اسی کمزوری کی وجہ سے جناب شرما کی طرف سے 8 ستمبر 1953 کو دیا گیا ایوارڈ 25 مئی 1955 کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ بعد کے نوٹیفکیشن کو پڑھتے وقت اس حقیقت کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نوٹیفکیشن جناب شرما کو ان کے عدالتی فیصلہ لیے بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہے جو معاملہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے ریمانڈ پر ان کے پاس بھیجا تھا۔ تاہم، جیسا کہ اپیلیٹ ٹریبونل نے نشاندہی کی ہے کہ جب واپسی کے بعد کارروائی شروع ہوئی تو جناب شرما کی خدمات دستیاب نہیں تھیں، کیونکہ وہ بظاہر ریاست کی خدمت میں نہیں تھے، اور اس معاملے کو ان کے عدالتی فیصلہ لیے ان کے پاس بھیجنا ناممکن تھا۔ یہ اپیلٹ ٹریبونل کا نتیجہ ہے اور یہ نتیجہ مکمل طور پر جائز ہے۔ لہذا، چونکہ جناب شرما کی خدمات مناسب حکومت کے لیے دستیاب نہیں تھیں، اس لیے مذکورہ حکومت اس خالی جگہ کو پر کرنے اور عدالتی فیصلہ کام سنبھالنے کے لیے جناب جیکب کو ان کی جگہ مقرر کرنے کے لیے مکمل طور پر اہل تھی۔ لہذا، اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ جناب جیکب کا فیصلہ قانونی طور پر غلط ہے۔

آخری دلیل یہ ہے کہ یہ حوالہ غیر قانونی ہے کیونکہ اجمیر کے چیف کمشنر موجودہ تنازعہ کو قانون کی دفعہ 10(1) اور دفعہ 12(5) کے تحت فیصلے کے لئے بھیجنے کے مجاز نہیں تھے۔ دلیل یہ ہے کہ ٹیکسٹائل انڈسٹری کو انڈسٹریل (ڈیولپمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ، 1951 (ایکٹ 65، سال 1951) کے پہلے شیڈول میں سیریل نمبر 23 پر شامل کیا گیا ہے اور اس طرح اجمیر کے چیف کمشنر اس ایکٹ کی دفعہ 2(a)(i) کے تحت مناسب حکومت نہیں تھے۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ موجودہ تنازعہ کو جائز طور پر صرف مرکزی حکومت کے ذریعے صنعتی ٹریبونل کے پاس بھیجا جا سکتا تھا۔ دفعہ 2(a)(i) میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ مناسب حکومت کی تعریف اس معنی کے طور پر کی گئی ہے، جو مرکزی حکومت کے اختیار میں یا اس کے تحت چلنے والی کسی صنعت سے متعلق کسی صنعتی تنازعہ کے سلسلے میں یا کسی ریلوے کمپنی کے ذریعے یا کسی ایسی کنٹرول شدہ صنعت سے متعلق ہے جو مرکزی حکومت، مرکزی حکومت کے ذریعے اس سلسلے میں متعین کی جائے۔ جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا مرکزی حکومت نے اس سلسلے میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کو کنٹرولڈ انڈسٹری کے طور پر متعین کیا ہے؟ یہ سچ ہے کہ ٹیکسٹائل انڈسٹری ایکٹ 65، سال 1951 کی توضیعات کے ذریعے کنٹرول کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جاتی ہے اور اس لحاظ سے یہ کنٹرولڈ انڈسٹری ہے؛ لیکن یہ ایکٹ کے دفعہ 2(a)(i) کے اطلاق کو راغب کرنے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ اس مؤخرالذکر توضیع کی ضرورت یہ ہے کہ مرکزی حکومت کو "اس طرف سے" یہ واضح کرنا چاہیے کہ زیر بحث صنعت ایک کنٹرول شدہ صنعت ہے؛ دوسرے لفظوں میں یہ تصریح مرکزی حکومت کو ایکٹ کی توضیعات کے حوالے سے اور اس مقصد کے لیے کرنی چاہیے تاکہ مرکزی حکومت خود ایکٹ کی دفعہ 2(a)(i) کے تحت ایسی صنعت کے لیے مناسب حکومت بن سکے۔ جناب شاستری تسلیم کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت کی طرف سے ایسی کوئی تصریح نہیں کی گئی ہے۔ درحقیقت، ہمیں جناب شاستری کے ساتھ انصاف میں اضافہ کرنا چاہیے کہ انہوں نے اس نکتے کو زیادہ سنجیدگی سے نہیں اٹھایا۔

نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document